رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ؕ | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح - الموعظۃ الحسنہ ص۱
اخبار احمدیہ ص۲
حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں ص۳
تعلیم قرآن اور مسلمان ص۵
فراہمی غلہ کے متعلق اعلان
ولایت کا تازہ خط } ص۶
ہندوستان کی خبریں
غیر ممالک کی برقی خبریں } ص۷
اشتہارات ص۸

جلد ۶ | ۲۶ اپریل ۱۹۱۹ء | شنبہ | ۲۴ رجب ۱۳۳۷ ہجری | نمبر ۸۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو پہلے کی نسبت آرام ہے۔ [illegible]

جناب ناظر صاحب امور عامہ نے موجودہ شورش کے متعلق تین ہینڈ بل چھپوائے ہیں جن میں سے دو عام لوگوں کے متعلق ہیں اور ایک خاص سکھ صاحبان کے متعلق احباب حسب ضرورت دفتر امور عامہ سے منگوا کر تقسیم کریں

یوں ابر تو کئی دن سے گھر گھر کر آتے تھے لیکن ۲۲ کو کسی قدر بارش ہوئی جو پختہ فصل کیلئے نقصان رساں بتلائی جاتی ہے

احمدیہ پرائمری مدارس کے استاد تیار کرنے کے لئے ٹریننگ کلاس کھل گئی ہے۔ اور پڑھائی باقاعدہ ہو رہی ہے

الموعظۃ الحسنۃ

(۳۰ - اکتوبر ۱۹۰۳ء)

گناہوں کا چھوڑنا - تو کوئی بڑی بات نہیں ہے - یہ ایک ذلیل کام ہے - اگر کوئی کہے کہ میں چوری نہیں کرتا - زنا نہیں کرتا خون نہیں کرتا - اور فسق و فجور نہیں کرتا - تو کوئی خوبی کی بات نہیں - اور نہ خدا پر یہ احسان ہے - کیونکہ اگر وہ ان باتوں کا مرتکب نہیں ہوتا - تو ان کے بد نتائج سے بھی وہی بچا ہوا ہے - کسیکو اس سے کیا - اگر چوری کرتا گرفتار ہوتا سزا پاتا - اس قسم کی نیکی کو نیکی نہیں کہا کرتے - ایک شخص کا ذکر ہے - کہ ایک کے ہاں مہمان گیا - بچارے میزبان نے بہت تواضع کی - تو مہمان آگے سے کہنے لگا - کہ حضرت آپ کا کوئی احسان مجھ پر نہیں ہے - احسان تو میرا آپ پر ہے - کہ آپ اتنی دفعہ باہر آتے جاتے ہیں - اور کھانا وغیرہ طیار کروانے اور لانے میں دیر لگی ہے - میں پیچھے اکیلا با اختیار ہوتا ہوں - چاہوں تو گھر کو آگ لگا دوں - یا آپ کا اور نقصان کر دوں - تو اس طرح آپ کا کس قدر نقصان ہو سکتا ہے تو یہ میرا اختیار ہے - کہ میں کچھ نہیں کرتا - ایسا خیال ایک بد آدمی کا ہوتا ہے - کہ وہ بدی سے بچکر خدا پر احسان کرتا ہے - اس لئے ہمارے نزدیک ان تمام بدیوں سے بچنا کوئی نیکی نہیں ہے - بلکہ نیکی یہ ہے کہ خدا سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں - وراسکی محبت ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کر جاوے -

جیسے خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتائ ذی القربیٰ۔ خدا کے ساتھ عدل یہ ہے۔ کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرو۔ اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اسے پہچانو۔ اور اس پر ترقی کرنا چاہو تو درجہ احسان کا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے اور جن لوگوں نے تم سے سلوک نہیں کیا۔ ان سے سلوک کرنا۔ اور اگر اس سے بڑھ کر سلوک چاہو تو ایک درجہ نیکی کا یہ ہے۔ کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو۔ نہ بہشت کی طمع نہ دوزخ کا خوف ہو۔ بلکہ اگر فرض کیا جاوے۔ کہ نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے۔ تب بھی جوش محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔ ایسی محبت جب خدا سے ہو تو اس میں ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کوئی فتور واقع نہیں ہوتا۔ اور مخلوق خدا سے ایسے پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو۔ یہ درجہ سب سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ احسان میں ایک مادہ نمود کا ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی احسان فراموشی کرتا ہے تو محسن جھٹ کہہ اٹھتا ہے۔ کہ میں نے تیرے ساتھ فلاں احسان کیا۔ لیکن طبعی محبت جو کہ ماں کو بچے کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس میں کوئی نمود نہیں ہوتی۔ بلکہ اگر ایک بادشاہ ماں کو یہ حکم دیوے۔ کہ تو اس بچہ کو اگر مار بھی ڈالے۔ تو تجھ سے کوئی باز پرس نہ ہوگی۔ تو وہ کبھی یہ بات سننا گوارا نہ کرے گی اور اس بادشاہ کو گالی دے گی۔ حالانکہ اسے علم بھی ہو۔ کہ اس کے جوان ہونے تک میں مر جاؤں گی پھر بھی محبت ذاتی کی وجہ سے وہ بچہ کی پرورش کو ترک نہ کرے گی۔ اکثر دفعہ ماں باپ بڑھے ہو جاتے ہیں اور ان کو اولاد ہوتی ہے تو ان کو کوئی امید [illegible] اولاد [illegible] اٹھانے کی نہیں ہوتی لیکن باوجود اس کے پھر بھی وہ اس سے محبت اور پرورش کرتے ہیں یہ ایک طبعی امر ہے جو محبت اس درجہ تک پہنچ جاوے اس کی طرف اشارہ ایتاءِ ذی القربیٰ میں کیا ہے۔ کہ اس قسم کی محبت خدا کے ساتھ ہونی چاہئے نہ مراتب کی خواہش نہ ذلت کا ڈر [illegible] (بدر جلد ۲ نمبر [illegible])

حضرت مسیح موعود

اخبار احمدیہ

ولایت میں تبلیغ

جناب قاضی محمد عبداللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ کی تازہ چٹھی (مکتوبہ ۲۰۔ فروری ۱۹۱۹ء) جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور آئی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔

کہ پچھلے سال ایک نو مسلم انگریز اور نو مسلمہ (جن کے نام سعید و سعیدہ ہیں) کی شادی ہوئی تھی۔ اب ان کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے جس کا نام انہوں نے امینہ پسند کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ماں باپ کے لئے مبارک اور دین کے لئے مفید بنائے۔

انفلوئنزا کا بہت زور ہو رہا ہے۔ لندن سے باہر کے بلاد میں اموات بڑھ رہی ہیں۔ ایک ہندوستانی ہندو نو مسلم جن کی شادی ایک نو مسلمہ سے ہوئی تھی۔ ایک ہفتہ سخت بیمار رہے۔ اس کا اثر ان کی بیوی اور بچے پر ہوا۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

گو جنگ بند ہو گئی۔ تجارت کے جہاز فارغ ہو گئے راستہ صاف ہو گئے۔ (ایک حد تک) مگر ہر چیز کا نرخ روز بروز چڑھتا جاتا ہے۔

ایک یہودی جو ایک سکول میں عبرانی پڑھاتا ہے مکان پر آیا ہے۔ اس سے استثنا باب ۱۸۔ ۱۸ پر گفتگو ہوئی اور اسے اپنے تفصیل سے موسوی سلسلہ اور محمدی سلسلہ کا باہمی رشتہ بتایا گیا۔ گذشتہ اتوار کے روز ایک لیڈی نے اسلام قبول کیا۔ اور درخواست بیعت حضرت کی خدمت میں ارسال کر دی گئی ہے۔

دوسرا خط

خداتعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو شہر بورن متھ میں بھی جہاں وہ آجکل دو ماہ کے واسطے قیام پذیر ہیں۔ اسلام کی منادی کرنے میں خوب کامیابی ہو رہی ہے۔ جو اشخاص ان کی زیر تبلیغ ہیں۔ ان میں سے دو معزز لیڈیاں بلام مسز ماؤ ہنری اور مس بیزل گذشتہ ہفتہ میں .... ان کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئی ہیں۔ الحمدللہ۔ اللہم زد فزد۔ ان کے اسلامی نام مدحت اور مریم رکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت مفتی صاحب کے متعدد مضامین در بارہ اسلام لوکل اخبارات میں چھپ چکے ہیں۔

لندن میں بھی تبلیغی کوششیں بدستور جاری ہیں۔ علاوہ نو مسلموں کی تعلیم و تربیت کے اور ہفتہ واری اجلاس کے جو مکان پر ہوتے ہیں پبلک میں بھی لیکچر ہوتے ہیں۔ لوگوں کے خیالات اور عقائد میں ایک عظیم الشان تغیر آ رہا ہے۔ خدا کرے کہ وہ دن جلد آئے کہ باطل پرستی کو چھوڑ کر حقیقی اسلام سے بہرہ ور ہوں۔ آمین۔ والسلام خاکسار قاضی عبداللہ بی اے (علیگ)

از لنڈن

درخواست

اہلیہ صاحبہ مکرمی ماسٹر محمد علی خان صاحب اشرف ٹیچر اسلامیہ سکول جھنگ کئی ماہ سے ایک سخت تکلیف دہ مرض میں مبتلا ہیں۔ اور برادر سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب ساکن موضع گھسیٹر ضلع گجرات بیمار ہیں احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خداتعالیٰ صحت بخشے۔

ولادت

۱۵۔ اپریل مطابق ۱۴ رجب جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل کے ہاں خداتعالیٰ نے تیسرا لڑکا عطا فرمایا۔ خداتعالیٰ مبارک کرے۔

نماز جنازہ

اکثر احباب یہ خبر پڑھ کر رنجیدہ ہوں گے۔ کہ برادر قاضی مظہر الحق صاحب احمدی متعلم اسلامیہ کالج پشاور جو قریباً ۷ ماہ کا عرصہ گذرتا ہے۔ کہ سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے تھے۔ ۲۔ اپریل ۱۹۱۹ء کو شام کے ۷ بجے سیر کرتے ہوئے حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث ایک گھنٹہ کے اندر اندر فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک نہایت پر جوش مخلص ذہین اور نیک نوجوان تھے۔ جب احمدی ہوئے تو والدین نے ان کو تمام جائداد سے محروم کر دیا۔ تعلیمی اخراجات بند کر دیئے۔ اور بیوی کو علیحدہ کر دیا یعنی طلاق دلوا دی مگر اس نوجوان نے نہایت صبر سے ان تمام تکالیف کا مقابلہ کیا اور حق کو مضبوط پکڑے رکھا۔ اگرچہ وہ حلقہ احمدیت میں چند مہینے سے داخل ہوئے تھے۔ مگر ثبات انہوں نے پرانے احمدیوں کا سا دکھایا اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ احباب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔

نیز برادر سید صمصام الدین صاحب کٹک کی ہمشیرہ اور میاں محمد صاحب ساکن جھنگ کی لڑکی۔ اور میاں فضل حق صاحب پٹواری سیالہ کی اہلیہ اور برادر مگھر ارجمند صاحب احمدی لاہور کی والدہ فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
الفضل
قادیان دارالامان ۲۶ اپریل ۱۹۱۹ء

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں

یاتون من کل فج عمیق

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں پر مولوی ثناء اللہ صاحب جس ناخدا ترسی سے نہایت بودے اور فضول اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اور جس ناحق کوشی سے ان کی صداقت پر پردہ ڈال کر عوام کو مغالطہ دینے میں لگے رہتے ہیں۔ اس کا تھوڑا سا نمونہ گذشتہ پرچہ میں دکھایا جا چکا ہے۔ اور کسی قدر اب دکھایا جائیگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نہایت مشہور و معروف پیشگوئی ہے یاتون من کل فج عمیق۔ کہ تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے۔ یہ پیشگوئی آپ نے اس وقت شائع کی۔ جبکہ آپ دنیا میں چھوڑ اپنے ملک بلکہ اپنے گاؤں میں بھی کسی قسم کی شہرت نہ رکھتے تھے۔ نہ آپ کا کوئی دعوےٰ تھا۔ نہ آپ کے کوئی ساتھی اور مددگار تھے۔ نہ آپ کو کوئی دنیوی جاہ و جلال حاصل تھا۔ اور نہ آپ کسی قسم کا رسوخ اور اثر رکھتے تھے۔ ایسے وقت اور ان حالات میں شائع کی ہوئی پیشگوئی۔ جو آج نہیں۔ بلکہ آج سے کئی سال قبل سے نہایت صفائی اور وضاحت کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ اس کو جب مولوی ثناء اللہ صاحب کے سامنے پیش کیا گیا۔ تو انھوں نے کہدیا کہ

"یہ پیشگوئی تو ایک مجمل بلکہ مہمل ہے ہر ایک مصنف جو ملک میں مشہور ہوتا ہے اس کے پاس لوگ آتے ہیں۔ اس لئے یہ پیشگوئی کوئی باوقعت نہیں۔"

کیا ہی حق پسندی و صداقت شعاری ہے اور کیا ہی معقول نویسی اور راستبازی ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی جس کی صداقت کو متعصب سے متعصب انسان بھی ماننے کے لئے مجبور ہے۔ امرتسری مولوی فاضل کے نزدیک اس لئے ایک مہمل اور بے وقعت بات ہے کہ "ہر ایک مصنف جو ملک میں مشہور ہوتا ہے۔ اس کے پاس لوگ آتے ہیں"۔ قبل اس کے کہ ہم اس کے متعلق کچھ لکھیں۔ یہ کہدینا چاہتے ہیں۔ کہ ان الفاظ سے اتنا تو صاف ظاہر ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو اس بات کا اعتراف ہے۔ کہ یاتون من کل فج عمیق میں جو بات بتائی گئی تھی وہ پوری ہو رہی ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کے پاس دور دور سے لوگ آتے رہے ہیں۔ اور اب بھی آپ ہی کی وجہ سے آرہے ہیں۔ البتہ وہ اس کو پیشگوئی ماننے سے اس بنا پر انکار کرتے ہیں۔ کہ چونکہ "ہر ایک مصنف جو ملک میں مشہور ہوتا ہے۔ اس کے پاس لوگ آتے ہیں"۔ اور حضرت مرزا صاحب بھی چونکہ ایک مشہور مصنف تھے اس لئے اگر آپ کے پاس لوگ آتے تھے تو یہ کوئی باوقعت پیشگوئی نہیں۔

تعجب ہے۔ کہ یہ الفاظ ایک ایسے شخص کے قلم سے کیونکر نکلے۔ جسے نہ صرف مولوی فاضل ہونیکا ہی گھمنڈ ہے۔ بلکہ جو اپنے آپ کو ایسا مصنف قرار دیتا ہے۔ جس نے بقول اپنے وہ کام کیا ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب نے ساری زندگی میں نہیں کیا۔ دیکھو اخبار اہلحدیث یکم نمبر ۱۸ء) کیونکہ اگر حضرت مرزا صاحب کے پاس دور دور سے لوگ اس لئے آتے تھے۔ کہ آپ ایک مشہور مصنف تھے۔ تو چاہئے تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس آپ سے بھی زیادہ لوگ آتے۔ لیکن کیا وہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان کے پاس کبھی اس قدر لوگ نہ سہی جتنے حضرت مرزا صاحب کے پاس آتے تھے بلکہ ان کا ہزارواں حصہ بھی آئے ہیں۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو معلوم ہوا کہ یہ بات ہی بالکل غلط ہے۔ کہ "ہر ایک مصنف جو ملک میں مشہور ہوتا ہے۔ اس کے پاس لوگ آتے ہیں"۔ پھر ہم کہتے ہیں۔ اگر حضرت مرزا صاحب کے پاس مختلف علاقوں اور ملکوں سے لوگ بکثرت اس لئے آتے تھے۔ کہ آپ ایک مشہور مصنف تھے۔ تو کیا سارے ہندوستان میں اور بھی کوئی مصنف ایسا ہی ہوا ہے۔ یا نہیں۔ جو لوگوں میں مشہور تھا اور ہندوستان میں ہی نہیں۔ بلکہ ساری دنیا میں کوئی ایسا مصنف ہے۔ یا نہیں۔ جسے لوگوں میں مشہور کہا جا سکے۔ اگر ہے۔ تو مہربانی کرکے بتا دیا جائے۔ کہ اس کے پاس کہاں کہاں سے اور کس قدر لوگ آتے ہیں لیکن اگر ساری دنیا میں سے کوئی ایک بھی ایسا مصنف نہ بتایا جا سکے جس کے پاس اس کثرت سے لوگ آتے ہوں۔ جس کثرت سے حضرت مرزا صاحب کے پاس آتے تھے تو مولوی ثناء اللہ صاحب کو سمجھ لینا چاہئے کہ ان کا یہ کہدینا کہ "ہر ایک مصنف جو ملک میں مشہور ہوتا ہے۔ اس کے پاس لوگ آتے ہیں" ایک فضول بات سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا اور حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی پر اس سے ذرا بھی اثر نہیں پڑ سکتا۔ باوجود اس کے اگر یہ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے پاس دور دراز سے لوگ اس لئے آتے تھے کہ آپ ایک مشہور مصنف تھے۔ تو بھی یہ

مانناپڑیگا کہ آپ اس زمانہ میں ایسے بے نظیر و بیمثال مصنف تھے۔ کہ ساری دنیا میں کوئی ایک شخص بھی آپ کے مقابلہ میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ کسی مصنف کے مشہور ہونے کی جب یہ علامت ہے۔ کہ لوگ اس کے پاس آتے ہیں تو جس مصنف کے پاس اس کثرت سے لوگ آئیں گے۔ کہ جس کثرت سے اور کسی کو کبھی خواب میں دکھائے نہ گئے ہوں۔ اس کو سب سے اعلیٰ اور اکمل قرار دیا جائیگا۔ اب اگر مولوی ثناء اللہ صاحب زیادہ نہیں، تو اپنے اس اصل کے ماتحت اتنا ہی مان لیں۔ کہ موجودہ زمانہ میں حضرت مرزا صاحب ایسا مصنف نہ کوئی ہوا ہے۔ اور نہ ہے۔ آپ ہی سب سے اعلیٰ درجہ کے مصنف اور اسلام کی تائید میں لکھنے والے بے نظیر انسان تھے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب بحیثیت مصنف بھی وہ درجہ رکھتے ہیں جو نہ صرف اس زمانہ میں بلکہ تیرہ سو سال گذشتہ میں کسی کو حاصل نہیں ہوا۔ اور اس کے متعلق آپ کے مخالفین کی بھی شہادتیں موجود ہیں۔ لیکن یہ ہرگز صحیح نہیں ہے۔ کہ آپ کے پاس لوگ اس لئے آتے تھے۔ کہ آپ اعلیٰ درجہ کے مصنف تھے۔ کیونکہ نہ کسی مصنف کی یہ جرأت ہے۔ کہ اپنی تصانیف کی بنا پر بطور خود یہ دعوے کر سکے کہ یاتون من کل فج عمیق دور دور سے لوگ میرے پاس آئیں گے۔ اور نہ آج تک کسی مصنف کے پاس اس طرح لوگ دور دراز مقامات سے کبھی آتے ہیں۔ جس طرح حضرت مرزا صاحب کے پاس آتے تھے۔ ہاں چونکہ آپ شمع ہدایت لے کر دنیا میں آئے تھے۔ اس لئے سعید اور پاک روحیں دور دور سے آپ کی طرف کھنچی چلی آتی تھیں۔ اور اس طرح ہر ایک آنے والا یاتون من کل فج عمیق کے نشان کو پورا کرنے والا تھا۔ اور اب بھی روز بروز یہ نشان بیش از پیش صفائی کے ساتھ پورا ہو کر بتا رہا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے پاس لوگ اس لئے نہیں آتے تھے۔ کہ آپ بڑے مشہور مصنف تھے۔ کیونکہ اگر اس وجہ سے آتے تو آپ کی وفات کے بعد ان کا آنا بند ہو جانا چاہئے تھا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ پہلے کی نسبت اب بہت زیادہ لوگ آتے اور اس چشمہ سے شیریں کام ہوتے ہیں۔ جو آپ کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے جاری کیا۔ پس اور باتوں سے قطع نظر کرکے یہی ایک بات ایسی ہے۔ کہ جس کو مد نظر رکھ کر کوئی عقلمند یہ نہیں کہہ سکتا کہ یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی اس لئے باوقعت نہیں ہے۔ کہ ہر ایک مشہور مصنف کے پاس لوگ آیا کرتے ہیں۔

باوجود اس کے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ خیال بالکل غلط ثابت ہو گیا ہے۔ کہ "ہر ایک مصنف جو ملک میں مشہور ہوتا ہے۔ اس کے پاس لوگ آتے ہیں"

اگر ہم تھوڑی دیر کے لئے اسے درست بھی فرض کر لیں۔ تو بھی حضرت مرزا صاحب کی اس پیشگوئی کی ایک ذرہ وقعت کم نہیں ہوتی۔ کیونکہ اگر حضرت مرزا صاحب کی طرف سے یہ پیشگوئی اس وقت شائع ہوئی ہوتی۔ جبکہ آپ کئی کتابیں تصنیف فرما چکے ہوتے۔ اور ان کتابوں کی وجہ سے آپکی قابلیت اور علمیت کی شہرت یا کم از کم چرچا ہی لوگوں میں شروع ہو جاتا۔ اور آپ لوگوں میں مشہور مصنف سمجھے جاتے۔ تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ چونکہ ہر ایک مصنف جو ملک میں مشہور ہوتا ہے۔ اس کے پاس لوگ آتے ہیں۔ اس لئے مرزا صاحب نے بھی اپنی تصانیف کی شہرت سن کر اعلان کر دیا کہ میرے پاس لوگ آئیں گے۔ لیکن اس امر کے تسلیم کرنے سے تو یقیناً مولوی ثناء اللہ صاحب بھی انکار نہیں کر سکتے۔ کہ یہ پیشگوئی حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں شائع کی ہے۔ اور یہ وہ کتاب ہے۔ جس سے قبل آپ کی کوئی تصنیف ملک میں شائع ہی نہ ہوئی تھی۔ پس جب اس سے پہلے آپ کی کوئی تصنیف ہی شائع نہیں ہوئی تھی۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ آپ اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے وقت نہ صرف ملک میں مشہور مصنف ہی نہ تھے۔ بلکہ معمولی مصنف کی حیثیت بھی نہ رکھتے تھے۔ علاوہ ازیں کسی اور حیثیت سے بھی آپ اس وقت کوئی شہرت نہ رکھتے تھے۔ نہ آپ کو کوئی دنیاوی رتبہ حاصل تھا۔ نہ بڑے مالدار اور دولت مند مشہور تھے۔ نہ کسی بڑی جاگیر اور ریاست کے مالک تھے بلکہ ایک غیر معروف اور چھوٹے سے گاؤں میں ایسے الگ تھلگ اور گوشہ نشینی کی حالت میں رہتے تھے۔ کہ آپ کو گاؤں کے تمام لوگ بھی اچھی طرح نہ جانتے تھے۔ ایسے وقت اور ان حالات میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ آپ نے اس بات کو مد نظر رکھ کر یہ پیشگوئی شائع کی۔ کہ ہر ایک مصنف جو ملک میں مشہور ہوتا ہے۔ اس کے پاس لوگ آتے ہیں۔ پس جبکہ آپ کوئی مشہور مصنف ہی نہ تھے۔ بلکہ کسی قسم کی بھی شہرت نہ رکھتے۔ اور ظاہری حالات اور واقعات سے قیاس میں آ سکتا تھا۔ کہ آپ ایسے گمنام اور گوشہ نشین انسان کو اس قدر شہرت حاصل ہو گی کہ دور دور سے لوگ کھنچے چلے آئیں گے۔ اس وقت آپ کا اس پیشگوئی کو شائع کرنا بتاتا ہے۔ کہ آپ نے کسی قیاس یا قیافہ یا اندازہ کی بنا پر اسے شائع نہیں کیا تھا۔ بلکہ محض اس خدا کا کلام سمجھ کر شائع کیا تھا۔ جس کے قبضہ قدرت میں ہر قسم کے اسباب اور سامان مہیا کرنا۔ اور ناممکن اور محال باتوں کو ممکن کر دکھانا ہے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کر کے دکھا دیا۔ اور وہ بات جو حضرت مرزا صاحب سے اس زمانہ میں کہلائی تھی۔ جبکہ آپ گمنامی اور کسمپرسی کی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے۔ اور جس کا پورا ہونا اس وقت کسی کے وہم و خیال میں بھی نہ آ سکتا تھا ایسی بین طور سے پوری ہوئی ...... کہ کسی کو اس کے انکار کی گنجائش ہی نہیں رہی۔ حتیٰ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایسا متعصب معاند بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یاتون من کل فج عمیق میں جس بات کی خبر دی گئی تھی۔ وہ پوری نہیں ہوئی۔ بلکہ اگر کچھ کہتا ہے تو یہی کہتا ہے۔ کہ یہ پیشگوئی کوئی باوقعت نہیں۔"

گویا پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔ لیکن باوقعت نہیں کیا ہم امید رکھیں کہ اب جبکہ ہم نے اس خیال کی جس کی بنا پر اسے بے وقعت قرار دیا گیا تھا لغویت ثابت کر دی ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب۔ اور ان کے ہم خیالوں نے جہاں اتنا تسلیم کر لیا ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔ وہاں اس کی وقعت بھی مان لیں گے۔

تعلیم قرآن اور مسلمان

جناب خواجہ سجاد حسین صاحب پانی پتی کی طرف سے ہمارے پاس ایک مطبوعہ تحریر جس میں انھوں نے تعلیم قرآن کی ترویج کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے۔ اظہار رائے کے لئے پہنچی ہے۔ تعلیم قرآن کی اشاعت ایک مبارک اور لائق تحسین کام ہے۔ لیکن اس کے لئے۔ انھوں نے جو تجاویز پیش کی ہیں۔ ان سے کامیابی کی توقع رکھنا بالکل عبث معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جب انھیں اعتراف ہے کہ "اب مسلمانوں کے رو برو نہ نمونے ہی باقی ہیں۔ اور نہ قرآن کی تعلیم ہی باقی ہے"۔ اور یہ بالکل صحیح ہے تو وہ خود ہی غور فرماویں۔ کہ ندوۃ العلماء یا علمائے دیوبند یا مدرسین شارع الشرائع۔ یا اور وہ لوگ جو ان کے مخاطب ہیں کیونکر قرآن کی تعلیم سے لوگوں کو واقف اور آگاہ کر سکتے ہیں۔ صاف بات ہے کہ اگر یہ لوگ کچھ کر سکتے۔ تو آج تک ضرور کچھ کر کے دکھا دیتے۔ لیکن اور باتوں کو چھوڑ کر اس اپیل کا شائع ہونا ہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ کام ان لوگوں کے بس کا نہیں ہے۔ اور نہ وہ اسے کر سکتے ہیں۔ پس اس مشاہدہ اور تجربہ کے بعد ان سے یہ توقع رکھنا کہ وہ قرآن کی حقیقی تعلیم کی اشاعت کریں گے۔ یا کر سکیں گے۔ بالکل لاحاصل ہے۔

اس وقت مسلمانوں کی جو حالت ہے اسے اگر ہم اپنے الفاظ میں بیان کریں تو شاید ناپسند ہو۔ اس لئے خواجہ صاحب موصوف ہی کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ جو لکھتے ہیں کہ:۔ "اگر یہ کہا جائے۔ تو غلط نہ ہو گا۔ کہ ہم مسلمانوں نے مثل دوسری مغضوب قوموں کے اس (تعلیم قرآن) کو بالکل پس پشت ڈال دیا ہے اور اس سے بالکل نا آشنا ہو گئے ہیں۔ اور اس کا جو کچھ نتیجہ ہونا تھا۔ وہ ہوا۔ اور ہو رہا ہے"

اب غور کرنے اور سوچنے کا مقام ہے۔ کہ کیا جس قوم کی یہ حالت ہو۔ وہ کبھی اپنے آپ گوہر مقصود حاصل کر سکتی ہے۔ اگر تو ایک گم کردہ راہ قافلہ بغیر کسی راہ نما اور راہ بر کے جہاں پہنچنا چاہے۔ وہاں پہنچ سکتا ہے۔ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ مسلمان جو تعلیم قرآن کو پس پشت ڈال کر اس سے بالکل نا آشنا ہو چکے ہیں۔ خود بخود ہی قرآن کی تعلیم سے آشنا ہو جائیں گے۔ لیکن اگر سیدھے راستہ سے بھٹکا ہوا قافلہ بغیر کسی کی راہ نمائی کے منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ اسے کسی ایسے ہی راہ نما کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو اس راستہ کا پورا پورا علم رکھتا ہو۔ تو اس سے ہزار درجہ بڑھ کر مسلمانوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے واقف ہونے کے لئے کسی ایسے استاد کامل کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ سے تعلیم پا کر ان کے لئے کھڑا ہو۔ کیونکہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور جبکہ دنیا پر وہ زمانہ آ گیا ہے جس کی نسبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ خبر دی ہوئی ہے۔ کہ لا یبقی من القرآن الا رسمہ" اور اس بات کا خود اعتراف کیا جا رہا ہے۔ تو پھر قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے سوائے اس کے اور کوئی صورت ہی نہیں ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کسی انسان کو قرآن کریم کے حقائق و معارف سکھا کر دنیا میں بھیجے تاکہ اس کے ذریعہ قرآن کریم کی تعلیم سے لوگ آگاہ ہوں۔ اس کے متعلق اگر ہم سے پوچھا جائے

تو ہم تو علی الاعلان کہیں گے۔ کہ اس تیرہ و تار زمانہ میں جبکہ قرآن کی تعلیم سے مسلمان بالکل نا آشنا ہو گئے تھے۔ حضرت مرزا صاحب کو۔۔۔ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے بھیجا۔ کہ آپ قرآن کی حقیقی تعلیم سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ اور سیدھے رستہ پر چلنے کی دعوت دیں۔ چنانچہ آپ کے ذریعہ بیشمار انسانوں کو یہ نعمت حاصل ہوئی۔ اور ہو رہی ہے اور ایک کثیر التعداد جماعت ایسی موجود ہے۔ جو نہ صرف خود قرآن کریم کی تعلیم کے حصول میں مشغول ہے۔ بلکہ حتی الامکان اس کی ترویج اور اشاعت میں بھی مصروف ہے۔ لیکن وہ لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو خدا تعالیٰ کا برگزیدہ انسان نہیں سمجھتے۔ اور یہ یقین نہیں رکھتے۔ کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں قرآن کریم کی صحیح تعلیم سکھانے کے لئے بھیجا ہے۔ ان کے لئے یہ ہرگز مناسب نہیں ہے۔ کہ ایک طرف تو وہ خود اعتراف کریں۔ کہ مسلمان تعلیم قرآن سے بالکل نا آشنا ہو گئے ہیں۔ اور دوسری طرف آپ ہی تعلیم قرآن کی سکیمیں تیار کریں۔ بلکہ انھیں چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑائیں اور عرض کریں۔ کہ ہم قرآن کی تعلیم سے بالکل ناواقف ہو گئے ہیں۔ ہمارے پاس اس سے واقف ہونیکا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ آپ ہی کسی استاد کو ہمارے لئے مقرر کیجئے۔ تا ہم صراط مستقیم پر قائم ہو سکیں۔ تعجب ہے۔ کہ اس بات کی طرف مسلمان کیوں متوجہ نہیں ہوتے۔ کیا وہ سمجھتے ہیں۔ کہ خدا کو اپنی مخلوق کی اتنی بھی فکر نہیں جتنی ان کو ہے۔ کہ وہ تو مسلمانوں کی حالت زار کو دیکھ کر انھیں قرآن کی تعلیم سے آگاہ کرنے کے لئے سکیمیں بناتے ہیں لیکن خدا ان کے لئے کوئی انتظام نہیں کر سکتا۔ کاش مسلمان سوچیں اور سمجھیں کہ خدا نے جس طرح ان کی جسمانی ضرورتوں کے سامان پیدا کرنے میں دریغ نہیں کیا۔ اسی طرح ان کی روحانی پرورش کے لئے سامان پیدا کرنے میں بھی کمی نہیں کی۔ مگر فائدہ وہی اٹھاتے ہیں۔ جو غور و فکر سے کام لیتے اور ضد و تعصب سے اپنے دلوں کو پاک کر لیتے

فراہمی غلہ کے متعلق اعلان

آجکل غلہ کے نکلنے کا وقت ہے۔ تمام افراد جماعت اور بالخصوص صاحب اثر و ذی استطاعت و سکرٹری صاحبان اپنی اپنی جگہ فراہمی چندہ میں خاص کوشش فرمائیں۔ صاحب النصاب یعنی جن دوستوں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ انکی مفصل فہرست مکمل کرکے ارسال فرماویں۔ اور معمولی چندوں کی طرف سب کو ترغیب دیں کہ شرح کے مطابق ادا کئے جائیں۔ وصیت و امانت کے ضروری فوائد احباب کو سمجھائے جائیں۔ اس اہم کام کی تکمیل کے لئے جہاں جہاں ضروری ہے احباب دورہ پر ضرور نکلیں۔ کیونکہ اس وقت کی تھوڑی کوشش بھی بہت سے کام کریگی۔ اور ذرا بھی غفلت ہوئی تو چندہ میں بہت کمی واقع ہوجائیگی۔ قادیان سے بھی بعض مقامات پر مبلغ و محصل بھیجنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ چنانچہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری و چوہدری محمد حسین صاحب ضلع سیالکوٹ میں دورہ کررہے ہیں۔ اور انشاء اللہ العزیز ضلع لائلپور بھی تشریف لے جائیں گے۔ مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی ضلع ہوشیارپور و جالندھر میں چوہدری غلام احمد صاحب کریام کے ساتھ دورہ فرماوینگے۔ گورداسپور میں بابا محمد حسن صاحب دورہ کررہے ہیں۔ اور ریاست ہائے پٹیالہ۔ جیند و نابھہ و ضلع انبالہ و لدھیانہ میں مولوی چراغ الدین صاحب تشریف لے جائیں گے۔ دوسرے اضلاع کے سکرٹری صاحبان اپنی اپنی جگہ دورہ کا انتظام فرمالیں دورہ کرنے والے زیادہ تر حساب کتاب و کارگذاری انجمنہائے نوٹ فرمائینگے۔

نیاز مند

عبدالمغنی ناظر بیت المال و محاسب صدر انجمن احمدیہ

قادیان

ولایت کا تازہ خط

جنگ میں مرنے والوں کی تعداد

لنڈن کا اخبار ڈیلی ٹیلیگراف مردی ہے۔ کہ گذشتہ جنگ میں ۳۷ لاکھ ۴۵ ہزار آدمی میدان جنگ میں یا زخمی ہوکر ہلاک ہوئے۔ اور یہ تعداد تیرہ قوموں پر مشتمل ہے۔ ایسی عظیم الشان تباہی شاید ہی کبھی دنیا نے دیکھی ہو۔ جن دنوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تباہی کی پیشگوئی کی تھی۔ اسوقت کسی کے وہم و خیال میں بھی نہ آتا تھا۔ کہ کوئی ایسا ہیبتناک واقعہ دنیا کو پیش آنے والا ہے۔ اور وہ بھی ان ملکوں میں جو بڑے مہذب اور تعلیمیافتہ ہونے کے سبب اپنے تنازعات کو آپس میں فیصلہ کرلینے کے عادی تھے۔ مگر ضرور تھا کہ خدا کی بات پوری ہوکر رہے۔ اور دنیا پر ثابت ہوجائے کہ بیشک احمد مسیح موعود نبی اللہ ہے۔ جس کی نبوتیں اس شان سے پوری ہورہی ہیں۔

بڑی بی صاحبان کی انجمن

امریکہ میں بوڑھی عورتوں کی ایک انجمن قائم ہوئی ہے۔ نام "انجمن غروب آفتاب" رکھا گیا ہے۔ کیونکہ انکی زندگی کا آفتاب قریب بغروب ہے۔ ۶۰ سال سے زائد عمر کی عورت ممبر ہوسکتی ہے۔ مقصد یہ ہے۔ کہ موت کا ڈر دل سے نکالا جائے۔ اور مرنا آسان ہو۔ اور باقی زندگی غمگینی میں نہ گذرے۔ بلکہ بشاشت سے گذرے۔ ایک خاص جلسہ قبرستان میں کیا گیا چائے پانی کی دعوت ہوئی۔ ڈیڑھ سو ممبر موجود تھیں سب عمر میں ساٹھ و نوے کے درمیان تھیں۔ عاجز نے بھی ان کی امیر مجلس کو تبلیغی خط لکھا ہے۔ حقیقی خوشنمائی کا ذریعہ بتلایا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی آمد کی خبر پہنچائی ہے۔ دیکھئے کیا جواب آتا ہے۔

سرویہ میں احمدیہ لٹریچر

مارکوئس آف کروو نے ایک چٹھی شائع کی ہے۔ کہ سرویا کے شاندار کتبخانے ایام جنگ میں ظالم دشمنوں کے ہاتھ سے تباہ ہوگئے۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ ان کو پھر از سر نو قائم کرنے میں اہل سرویا کی امداد کریں۔ اس غرض کے واسطے لندن میں ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ جو کتابیں اور روپے جمع کرکے سرویا روانہ کرے۔ عاجز نے سلسلہ حقہ کے بارہ رسالے جو سب انگریزی میں ہیں اپنی چٹھی کیساتھ بھیج دیئے ہیں۔ شاید کسی کے واسطے موجب ہدایت کا ہوجائیں۔ ان کی رسید شکریہ کے ساتھ سکرٹری ایشیاٹک سوسائٹی سے موصول ہوئی ہے۔

گوشت

اختتام جنگ کے سبب کھانے کی اشیاء کے متعلق جو گرانی اور سرکاری حدود اور قیود تھیں وہ اٹھائی جارہی ہیں۔ خوراک میں سے سب سے اول لحم خنزیر کے متعلق آزادی کا حکم شائع ہوا ہے۔ جو چاہے۔ جہاں سے چاہے۔ اور جتنا چاہے خرید اور کھائے .... ہمیں اس سے کیا فائدہ مجھے یہاں ذبیحہ گوشت ہفتہ میں صرف ایک دن نصف سیر ملتا ہے۔ جس کی قیمت ۱۲ کے قریب چارج ہوتی ہے۔ اور میرے لئے علیحدہ پکتا ہے۔ دو تین چار وقت کے کھانوں میں استعمال کرتا ہوں پھر ہفتہ بھر مچھلی سبزی پر گذارا۔

قبول اسلام

دو ویٹیوں نے جو ایک عرصہ سے زیر تبلیغ تھیں اسلام قبول کیا ان کے اسلامی نام مریم اور رحمت رکھے گئے۔ اور ہر دو کی درخواست بیعت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح بھیجی گئی ہے۔ سل بھیجگئی

(ایڈیٹر) محمد صادق عفا اللہ عنہ از بورن متھ

۲۲- مارچ ۱۹۱۹ء

اعلان

بنام سکرٹری و پریزیڈنٹ صاحبان جماعت احمدیہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ

بعض سکرٹری و پریزیڈنٹ صاحبان کے غلط پتے دفاتر میں مندرج ہیں۔ غلط پتوں کے سبب ڈاک ٹھیک وقت پر نہیں پہنچتی۔ اور اکثر ایسا ہی دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک وقت میں کوئی اور سکرٹری ہے۔ اور پھر کوئی اور ہوگیا ہے۔ یہاں سے پہلے ہی سکرٹری کے نام سے خط و کتابت ہورہی ہے۔ حالانکہ وہاں پر دوسرا شخص سکرٹری ہے۔ چونکہ ہمارا ارادہ ہے۔ کہ سکرٹری و پریزیڈنٹوں کے نام کی چٹھی چھپوا بھیجا دیں۔ اس لئے ہر ایک سکرٹری و پریزیڈنٹ اپنا صحیح پتہ جلد دفتر امور عامہ میں تحریر فرمادیں۔ اور آئندہ کے لئے خیال رکھا جاوے۔ کہ جب کوئی سکرٹری یا پریزیڈنٹ تبدیل ہو فوراً جدید سکرٹری و پریزیڈنٹ کے نام سے ناظر اعلیٰ کو اطلاع دیا کرے۔ والسلام

خاکسار شیر علی۔ ناظر اعلیٰ

ہندوستان کی خبریں

ہز آنر سر مائیکل اوڈوائر - معلوم ہوا ہے کہ سر مائیکل اوڈوائر ابھی لفٹنٹ گورنر رہیں گے اور سر ایڈورڈ میکلیگن لاہور آنے کے بعد خاص فرائض پر متعین کئے جائیں گے۔

لاہور میں ایڈیٹروں کی گرفتاری

پچھلے دنوں لاہور میں جو متعدد گرفتاریاں ہوئی ہیں - ان میں مہاشہ کرشن ایڈیٹر اخبار پرکاش اور بابو کالی ناتھ رائے ایڈیٹر ٹریبون اور مولوی عبدالحی سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر کسان وغیرہ بھی شامل ہیں

بائیسکل اور موٹر سائیکل - لاہور میں قانون مارشل لا کے ماتحت یہ نیا حکم جاری ہوا ہے کہ جن لوگوں کے پاس بائیسکلیں موٹر سائیکلیں موجود ہیں - وہ انھیں حکام کے حوالہ کر دیں۔

ممبران امپیریل کونسل کے استعفوں کی منظوری گزٹ آف انڈیا کی تازہ اشاعت میں مسٹر محمد علی جناح پنڈت مدن موہن مالوی مسٹر بی - ڈی شکل اور مسٹر مظہر الحق کے استعفوں کی منظوری کا اعلان ہو گیا ہے۔

لاہور میں اسلحہ کی واپسی - لاہور کے کمانڈنگ افسر نے بذریعہ ایک اعلان کے سول آبادی کے تمام لائسنس داران اسلحہ نیز ان اشخاص کو جو قانون اسلحہ کی قیود سے مستثنیٰ ہیں حکم دیا ہے کہ وہ اپنی اسلحہ وغیرہ حکم ملنے پر فوراً افسر مجاز کے سپرد کر دیں۔

گوجرانوالہ کے فسادات کی ایک خصوصیت

گوجرانوالہ میں فسادات کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ نوجوان لڑکوں سے جو مٹی کے تیل کی پچکاریوں سے مسلح تھے کام لیا گیا تھا - اور یہ آگ لگانے والوں کے ہراول کے طور پر کام کرتے تھے۔ اور جن کی موجودگی پولیس کو اپنے آتشیں اسلحہ کا پورا استعمال کرنے سے روکتی تھی - طلبا کے قابل اشتعال جذبات سے کھیلنا اور انھیں خطرناک طور پر آگے دھکیلنا ایجیٹیشن کی نمایاں خصوصیت ہے۔

قصور میں تحقیقات و گرفتاریاں قصور میں تحقیقات نہایت تسلی بخش طور پر جاری ہے - اور پیشتر ازیں کئی گرفتاریاں کی جا چکی ہیں۔ مقامی حکام نے رپورٹ کی ہے - کہ بلوائیوں میں کئی سادھو موجود تھے - اور اس سے قیاس کیا جاتا ہے - کہ اس غیر ذمہ دار برادری نے غلط افواہیں پھیلانے اور لوگوں کو بھڑکانے کا کام کیا ہے۔

گجرات میں گرفتاریاں - ۱۵ - اپریل کو گجرات ریلوے سٹیشن پر حملے میں جو اشخاص گرفتار کئے گئے تھے ان کی تعداد ۲۱ ہے - چند سرغنہ لیڈران شامل ہیں۔

امرتسر میں گرفتاریاں - ۱۸ - اور ۱۹ - اپریل کو امرتسر میں ۸۲ آدمی گرفتار کئے گئے ۲۰ اپریل کو حضور لاٹ صاحب امرتسر تشریف لے گئے۔

دہلی میں امن و امان - شملہ - ۲۰ - اپریل خبر ملی ہے - کہ آج دہلی میں بالکل امن و امان ہے

۹ بجے شب تک اجازت - لاہور میں ۲۲ - اپریل کی شام سے بجائے ۸ بجے کے ۹ بجے شب تک مکانات سے باہر رہنے کی اجازت مل گئی ہے۔

موجودہ صورت معاملات کے متعلق سرکاری اعلان لاہور میں حال کے فسادات کے متعلق متعدد سرکردہ گرفتار کئے گئے ہیں لوگ اپنی بیوقوفی کو سمجھ رہے ہیں - اور انکی موجودہ اطاعت فوجی قانون کے ماتحت نافرمانی کے نتائج کے خوف کی وجہ سے ہے - تعلیمیافتہ جماعتوں کے رویہ کی ایک نوعیت ان کی برہمی ہے - شہر میں بالکل امن و امان ہے - اور کاروبار حسب معمول ہو رہا ہے - معتدل حالات کی بحالی سے تجارتی جماعتوں کو صریحاً فائدہ ہوا ہے - ۱۸ - اپریل کی شب کو سرگودہ ریلوے سٹیشن پر چند بیل کی گاڑیاں جلائی گئیں - لیکن آگ کو پھیلنے سے روک دیا گیا - اور کوئی تماشائی موجود نہ تھے - اور نہ کوئی جوش پھیلا - ضلع جالندھر میں [illegible] ریلوے سٹیشن ۱۸ - اپریل کی شب کو جلا دیا گیا - اور نکودر لائن پر ٹیلیگراف تاریں کاٹی گئیں۔

غیر ممالک کی برقی خبریں

قسطنطنیہ میں گرفتاریاں - ۱۴ - اپریل پولیس اور اتحادی جنڈرمے نے قتل آرمینیہ کے سلسلہ میں چند اہم گرفتاریاں کی ہیں - گرفتار شدہ اشخاص میں انور پاشا کے چچا الف پاشا بھی شامل ہیں

مصری لیڈروں کی رہائی - قاہرہ ۸ - اپریل - جرنیل ایلنبائی نے ایک اعلان شائع کیا ہے - جس میں چاروں جلاوطن قوم پرست لیڈروں کی رہائی کا حکم دیا گیا ہے۔

پریزیڈنٹ ولسن کے متعلق افواہیں

لندن - ۹ - اپریل - پریسیڈنٹ ولسن کی یہ استدعا کہ جہاز جارج واشنگٹن کی روانگی میں تعجیل سے کام لینا چاہیئے - مختلف قسم کی افواہوں کا پیرس میں باعث ہوئی ہے - فرانسیسی اخبار کے ایک امریکن نامہ نگار نے اس کے یہ معنی لگائے ہیں کہ پریزیڈنٹ کانفرنس صلح کے طریقہ مباحثات سے مطمئن نہیں ہیں - اور اُن کا یہ ارادہ ہے - کہ اگر کانفرنس صلح نے اُن کے پیش کردہ چودہ شرائط صلح اور شرائط التوائے جنگ پر عمل نہ کیا تو وہ کانفرنس کو چھوڑ کر چلے جائیں گے - دوسری طرف رائٹر کا پیرس کا نامہ نگار یہ اطلاع دیتا ہے - کہ امریکہ کی سربرآوردہ جماعت کا تقاضا یہ ہے - کہ پریسیڈنٹ ولسن کو فوراً امریکہ واپس ہونا چاہیئے - اور چنانچہ وہاں سے بہت شدومد سے اُنکی طلبی ہو رہی ہے - یہ بھی بیان کیا گیا ہے - کہ شرائط صلح پر پریسیڈنٹ ولسن کے دستخط ہونا چنداں ضروری نہیں ہیں - اور یہ کہ مسٹر لینسنگ اور ہاوس [illegible] کا پورا مجاز ہے کہ کانفرنس میں اُنکی نیابت کر سکے۔

مبادیات صلح پر ۱۹ - مئی کو دستخطوں کی توقع لندن - ۱۶ - اپریل کانفرنس صلح کے حلقوں میں یہ خیال پائدار ہوتا جاتا ہے کہ مبادیات صلح پر ۱۹ - مئی کو دستخط ہو جائیں گے - جو صلح فرینکفورٹ کی

نرخنامہ اشتہارات

مدت	صفحہ	نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایکسال ۴۸ بار	۲۰۰	۱۰۳	۷۰	۴۰	۲۶	۲۳
۶ ماہ ۲۴ بار	۱۰۵	۵۴	۳۸	۲۲	۱۴	۱۲
۳ ماہ ۱۲ بار	۵۵	۴۰	۲۰	۱۱	۸	۷
ایکماہ ۴ بار	۲۲	۱۲	۸	۵	۴	۳
دو بار	۱۲	۷	۵	۳	۲½	۲
ایکبار	۷	۴	۳	۲	۱½	۱